سالانہ قیمت سے (تین روپیہ آٹھ آنہ)
رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۹

نور افشاں

پروفیسر محمد جمیل صاحب ایم۔اے ایڈیٹر
(مینو منزل وارث روڈ۔) لاہور
پادری غلام مسیح صاحب اسسٹنٹ ایڈیٹر
پادری ڈبلیو۔ جے کلارک صاحب۔
ایم۔اے (ایمپرس روڈ۔ لاہور) مینیجر۔

جملہ خط وکتابت وترسیل زر
بنام مینجر صاحب ہونا چاہیے۔
اور مضامین واشتہارات وغیرہ
برای اندراج بنام ایڈیٹر
ارسال فرماکر ممنون فرمائیں۔

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

جلد ۵ | ہفتہ وار بروز جمعہ لاہور سے شائع ہوتا ہے۔ ۱۳۔ اکتوبر ۱۹۲۲ء | نمبر ۴۱

مربّع

از رشحِ قلم مولوی حشمت اللہ حشمتؔ منشی فاضل تلمیذ جناب
افسر الشعراء حضرت نصیرؔ مدظلہ بٹالوی

در عشقِ مسیح یافتم رسوائی
گر نیست وصالِ عیسےٰ مولائی
در دہر مبیں کہ ہست نقشے بر آب
رفتند چو دوستاں یکایک بشتاب
اینک بدلِ حزیں در آمد غمِ یار
کے باز روم برائے سیرِ گلزار
امروز زبختِ خود بجنگ آمدہ ام
در صحبتِ دوستاں بتنگ آمدہ ام
با ہیچ کسے نسازم الفت گاہے
در بزمِ کساں دگر ندارم راہے
تنگ آمدہ از غمِ تو عیسےٰ دلِ من

مشہور شدم بہر گوشیدائی
من ہستم و رنجِ گوشۂ تنہائی
از آمد و رفتِ مرداں نیست حساب
من ہستم و رنجِ گوشۂ تنہائی
از عیشِ جہاں دگر ندارم سروکار
من ہستم و رنجِ گوشۂ تنہائی
از دستِ زمانہ سر بسنگ آمدہ ام
من ہستم و رنجِ گوشۂ تنہائی
ناحق نہ کشم ز دل فغاں و آہے
من ہستم و رنجِ گوشۂ تنہائی
وقت ست کہ پائے خود کشم در دامن

دیگر نروم بسوئے صحرا و چمن۔
تقصیر زمن چہ شد بگو اے جاناں
آزردہ اگر زدی زمیشیم اے جاں
معدوم شد از زمانہ گر رسمِ وفا
خاکم بسر و محبتِ من بادا۔
ایں دہر گشت یک زماں ہمدردم
امروز تہی دل زغمِ او کردم
حشمتؔ شدہ اختلافِ اوضاعِ جہاں۔
ہم سیر شدم ز صحبتِ پیر و جوان

من ہستم و رنجِ گوشۂ تنہائی
کاینک شدہ ازاں چنیں رو گردان
من ہستم و رنجِ گوشۂ تنہائی۔
در دستِ کسے دہم نہ دیگر دل را
من ہستم و رنجِ گوشۂ تنہائی
عمرے کہ بسینہ دردِ او پروردم
من ہستم و رنجِ گوشۂ تنہائی
آں دوست کہ بود گشت بس دشمنِ جان
من ہستم و رنجِ گوشۂ تنہائی

میرے ہی دل کے لئے تھا یہ ستم کا تیر کیا؟

یا آلہی مجھ سے سرزد ہو گئی تقصیر کیا!
دوست دشمن ہو گئے اپنے پرائے بن گئے
اے کماندارِ فلک آیا نہ تجھ کو رحم کچھ
ایک جانِ ناتواں درپیش ہیں غم بے شمار

ایک میں ہی خلق میں ہوں باعثِ تعزیر کیا!
اور لائیگی مصیبت شوخیٔ تقدیر کیا؟
میرے ہی دل کے لئے تھا یہ ستم کا تیر کیا؟
مخلصی مشکل فگر ہے اب کروں تدبیر کیا

از۔ ایم۔ سی۔ ہیچنس۔ فگرؔ سہارنپوری۔

کوئی اس بحث میں یوں دھم سے نہوگا
جو کام کیا ہم نے وہ رستم سے نہوگا

اخبار ہمدم لکھنؤ مطبوعہ ۳۰ اگست ۱۹۲۲ء صفحہ کالم ۲ پر زیر عنوان "افسران سرکاری کی بی بیوں کا سفر خرچ" سرجان مینارڈ صاحب کے اس جواب پر کہ اگر کوئی قوم شادی کے ایک عام اصول کی خلاف ورزی کرتی ہے اور اس کا مذہب اس کی اجازت دیتا ہے تو کوئی وجہ نہیں کہ گورنمنٹ پر ان سب بی بیوں کا بوجھ ڈالا جائے ایڈیٹوریل میں مسیحی مقدس مذہب پر حملہ کیا جاتا ہے کہ ہمیں سرجان مینارڈ کے اس جواب پر سخت تعجب ہے کہ وہ ایک سے زیادہ بی بیاں کرنے کو شادی کے عام اصول کی خلاف ورزی سے تعبیر فرماتے ہیں۔ حالانکہ اول تو مذہب عیسوی میں کوئی صاف وصریح احکام ایسے موجود نہیں ہیں جو کسی مرد کو ایک سے زیادہ بی بیاں کرنے سے روکتے ہوں۔ بلکہ امریکہ کا فرقہ مارمن دین مسیحی میں اس کی عام اجازت ہونے کا قائل ہے اور اس پر عملدرآمد بھی کرتا ہے۔ نیز سابق جلیل القدر پیغمبروں کے ایک سے زیادہ بی بیاں ہونے کا ثبوت توریت وانجیل سے ملتا ہے وغیرہ۔

میں اس مضمون کو پڑھکر بہت ہی حیران ہوا۔ بس کیا تھا دیوانہ را ہوے بس است فوراً قلم دوات اور کاغذ لے کر جواب لکھنے پر مستعد ہو بیٹھا۔ مگر پھر خیال آیا کہ یہ تیری گستاخی ہے۔

چو کار بے فضولی تو بر آید
ترا در وے سخن گفتن نشاید

یعنی جو کام تیری بک بک کے بغیر انجام پذیر ہو جائے تو تجھے اس میں دخل نہ دینا چاہیے۔ مگر عادت سے مجبور جس طرح میں نے "قید میں تھا" والے مضمون میں بلا ضرورت ہاتھ ڈال دیا اسی طرح اس میں بھی کود پڑا سبب اس کا یہ ہے کہ واجب الاحترام واعظ صاحب کے مندرجہ ذیل ریمارک پر جو اخبار نورافشان مطبوعہ ۱۸ اگست ۱۹۲۲ء میں زیر عنوان "سچ کہتے ہیں کہ جب آدمی بوڑھا ہو جاتا ہے تو عقل چرنے چلی جاتی ہے" اور اس میں انہوں نے پادری بے میکلس صاحب کو مشورہ دیا تھا کہ کوئی مفید مضمون لو۔ دنیا سے جاتے ہوئے دنیا کو کچھ دیتے جاؤ۔ کیونکہ آپ بڑھے ہوتے ہوئے بھی عقل کی باتیں لکھتے ہیں۔ اس پر اینجانب کا بھی صاد ہے۔

میری رائے میں "میں قید میں تھا" والے مضمون سے سوائے اس کے پادری صاحب اور کچھ مسیحیوں کو فایدہ نہیں پہنچا سکتے تھے کہ ہندو مسلمان ان سے زیادہ نفرت کریں اور کچھ دنیا کو نہیں دے سکتے تھے۔

خوش قسمتی سے یہ مضمون زیر قلم بہت ہی مفید ہے۔ اگر ہمارے بزرگ پادری صاحب اور دیگر ان کے مریدصاحب اس پر توجہ کریں اور موجودہ تحریک اتحاد پر لحاظ رکھتے ہوئے دین مسیحی کی حمایت میں کثرت الازدواجی کے متعلق بہت کچھ لکھیں تو کیا بات ہے ہم خرما وہم ثواب تب ہم کہیں کہ

ہم تو سمجھے تھے کہ نکلیگا کوئی حرف اے تیر
پر ترے شوق کا یہ نامہ تو دفتر نکلا

شاید ایڈیٹر صاحب یا ناظرین نورافشاں یہ خیال فرمائیں کہ جبکہ اس مضمون پر کچھ نہیں لکھ سکتا۔ اس خیال سے کچھ عرض کرنا مناسب ہے اور اس کے ساتھ یہ بھی امید ہے کہ پادری صاحب اس کا جواب مجھ سے زیادہ معقول اور مدلل اور مستند دینگے۔

میرا جواب

اگر ہم سب مسیحی جو چالیس لاکھ کے لگ بھگ ہیں اور ہندوستانی مسیحی کہلاتے ہیں اس علم آلہی سے جو یورپ اور امریکہ کی طرف سے آیا ہے اور اس انتظام سے جو مختلف کلیساؤں کے مختلف اوزاروں سے یعنی پرسبٹریوں اور چرچ کمیٹیوں اور کانفرنسوں کی طرف سے پاس ہو کر ہمارا دستورالعمل ٹھہرا ہوا ہے قطع نظر کریں تو مقدس بائبل سے ایک بی بی کے سوا دوسری بی بی رکھنے کی نہ تو اجازت ہی پائی جاتی ہے اور نہ حکم۔ جس طرح سے کہ قرآن مجید میں بھی ہیں نکاح کرو جو تمہیں خوش لگے دو دو تین تین چار چار۔ لیکن اگر تم ڈرتے ہو کہ بی بیوں میں یعنی سوتوں میں انصاف نہ کر سکو گے تو ایک ہی بس ہے سرسید نے اور مولوی محمد علی صاحب نے بھی اسی استدلال پر ایک سے زیادہ بی بیاں کرنا خلاف شرع قرار دیا ہے۔ یہ تو الزامی جواب تھا۔ اب ہم تحقیقی جواب دیتے ہیں۔

اول: ہمارے نجات دینے والے خداوند یسوع مسیح نے کل حاضرین سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ تم تمام دنیا میں جاؤ اور انجیل کی منادی کرو اور شاگرد بناؤ بپتسمہ دو۔ یہ بھی فرمایا کہ پرسبٹری یا چرچ کمیٹی یا کانفرنس بھیجے۔ یہ ان کا اپنا انتظام ہے کہ بعض کو خادم الدین اور بعض کو غیر خادم الدین کہیں۔ خداوند کے نزدیک سب خادم الدین ہیں پس رسول کے اس فرمان سے کہ نگہبان ایک جورو کا شوہر ہو۔ ہمارا مخاطب مسلمان بھائی کیونکر دلیل لاتا ہے کہ مسیحی مذہب کسی مرد کو ایک سے زیادہ بی بیاں کرنے سے نہیں روکتا۔ روکتا تو ہے۔ ہم سب مسیحی خادم الدین ہیں۔ سب دنیا کے لئے نمونہ ہیں۔ ہم سب دنیا کے نمک ہیں۔ ہم سب دنیا کے نور ہیں۔ نہ کہ صرف وہ خادم الدین جو پرسبٹری یا چرچ کمیٹی یا کانفرنس کی طرف سے مقرر ہوں۔ پس کل مسیحیوں کے لئے ایک سے زیادہ جوروان ناجائز ہیں۔

اگر ہم تھوڑی دیر کے لئے اس دلیل کو مان بھی لیں تو اس سے یہ نتیجہ ضرور نکلیگا کہ سوائے خادم الدینوں کے اور مسیحی ایک سے زیادہ بی بیاں رکھ سکتے ہیں۔ عیب دار ہو سکتے ہیں۔ پرہیزگار۔ شرابی۔ مارپیٹ کرنے والے۔ ناروا نفع حاصل کرنے والے وغیرہ وغیرہ سب کچھ ہو سکتے ہیں۔ مگر آپ خود کہینگے کہ یہ تو نہیں۔ تب ہم بھی کہیں گے کہ وہ تو نہیں۔

نورافشاں

مطبوعہ ۱۳ - اکتوبر ۱۹۲۲ء

خدمت کی رپورٹ

لوقا ۱۰: ۱۔۲۰ ۔ گیت نمبر ۱۲۶

لوقا کی انجیل کے ۱۰: ۱۔۲۰ آیت میں ایک نہایت دلچسپ بیان آیا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ خداوند یسوع جن جن شہروں اور گاؤں میں خود جانے کو تھا اُن جگہوں میں کام کرنے کے لئے اُس نے ستر شاگرد اور مقرر کئے۔ اُن کو انجیل خدمت کی توفیق کے ساتھ بدی پر غالب آنے کی قدرت بھی بخشی۔ خداوند سے اختیار اور اقتدار پاکر یہ شاگرد دو دو ہوکر تمام جگہوں کو چلے گئے۔ جہاں جہاں اُن کو بھیجا گیا تھا خدمت کرکے وہ شاگرد خداوند کے پاس واپس آئے۔ خداوند اُن کو تنہائی میں لے گیا۔ تب لکھا ہے کہ

وہ ستر خوش ہوکر پھر آئے اور کہنے لگے۔ اے خداوند تیرے نام سے بدروحیں بھی ہمارے تابع ہیں۔ اُس نے اُن سے کہا میں شیطان کو بجلی کی طرح آسمان سے گرا ہوا دیکھ رہا تھا۔ دیکھو میں نے تم کو اختیار دیا کہ سانپوں اور بچھوؤں کو کچلو اور دشمن کی ساری قدرت پر غالب آؤ۔ اور تم کو ہرگز کسی چیز سے ضرر نہ پہنچیگا۔ تو بھی اس سے خوش نہ ہو کہ روحیں تمہارے تابع ہیں۔ بلکہ اس سے خوش ہو کہ تمہارے نام آسمان پر لکھے ہوئے ہیں۔ اسی گھڑی وہ روح القدس سے بھر گیا۔ الخ

ہم بزرگ پریسبٹری کے ممبران کو یاد کرانا چاہتے ہیں کہ یہاں لاہور پریسبٹری کی تصویر کھینچی ہے۔ خداوند نے کچھ دن پیشتر اس کے ممبران کو خدمت کے لئے بھیجا تھا۔ اُن جگہوں میں بھیجا تھا جہاں وہ خود جانا چاہتا تھا اور بڑے اقتدار کے ساتھ بھیجا تھا۔ اب آپ اپنی خدمت کا ایک عرصہ کاٹ کر پھر خداوند کے پاس جمع ہوئے ہیں کہ خداوند کو اپنی اپنی خدمت کی رپورٹ سنائیں ہم آپ کو خوش آمدید کہتے ہیں۔

ایک بات اور بھی یاد کرانے کی ہے کہ بھائیو آپ جو لاہور میں خداوند کے پاس جمع ہوئے ہیں کیا آپ اپنی اپنی خدمت کے میدان سے فتح کی خوشی سے بھر کر تشریف لائے ہیں؟ کیا آپ نے خداوند کی دی ہوئی قوت کو استعمال کرکے دیکھ لیا ہے کہ بدروحیں آپ کے تابع ہوگئی ہیں؟ آپ کامیابی کی خوشی سے بھرپور ہیں۔ اگر آپ کا یہ حال ہو تو ہم لاہور پریسبٹری کے تمام ممبران کا خیر مقدم کرتے ہیں۔

خداوند یسوع مسیح کے جو شاگرد میدان خدمت سے کامیابی کی خوشی کے ساتھ تشریف لائے تھے اُن کی کامیابی ہرگز چھوٹی نہ تھی۔ بدروحوں کی متابعت کی کامیابی کے ساتھ آسمان سے شیطان گر گیا تھا۔ اُن کی فتح سے ابلیس آسمان کی بلندی سے نیچے آگیا تھا۔ کیا یہ تمام باتیں آپ کی کامیابی کا حصہ ہیں؟

وہ خدام جو میدان خدمت میں سے کامیابی کے ساتھ واپس تشریف لائے ہیں وہ خداوند سے اور بھی اختیار و اقتدار حاصل کریں۔ وہ صرف چند بدروحوں کی متابعت پر شادمانی نہ کریں۔ بلکہ دشمن کی تمام طاقت کو پامال کرنے کی قدرت حاصل کریں۔

آخر میں ہم اس بات کو بالکل فراموش نہ کریں کہ آپ کی خدمتی فتوحات کی خبریں سنکر خواہ کوئی خوش ہو یا نہ ہو پر خداوند یسوع مسیح روح القدس سے بھر کر ضرور خوش ہو رہا ہے وہ باپ کے آگے ضرور شکر ادا کر رہا ہے اس کا اپنا دل خوشی سے ضرور بھر رہا ہے۔ آپ خداوند کے ساتھ خوشی کریئے۔

وہ اصحاب جو میدان خدمت سے ناکام واپس ہوئے ہیں خداوند کے آگے اپنی ناکامیابی کی وجہ پر غور فرمائیں۔ اپنی شکست کے اسباب پر سوچیں۔ ان کی ناکامی خداوند یسوع مسیح کے لئے اور اُس کے تمام شاگردوں کے لئے سخت افسوس کا باعث ہے۔ خدا کے لشکروں کی ہزیمت کا سبب ہے۔ کیا کہیں عکن کا گناہ تو سرزد نہیں ہوا؟ اس بات پر گہرا دھیان دیا جائے۔ ناکام بھائی خلوت میں خداوند سے فیصلہ کریں ہم سب دعا مانگیں۔

شامتِ اعمال واعظ

میں نے پادری جیمس ولیم صاحب اور عزیزم پریم چند صاحب کے مضامین این۔ ایم۔ ایس اور بیت العلم کی نسبت بجواب بندہ واعظ نورافشاں مطبوعہ ۶ اکتوبر پڑھے اور ٹھنڈے دل سے پڑھے۔ میرے اندر نیشنل چرچ کی آگ ہے جو زمانے ہوا کے جھونکے سے بھڑک اٹھتی ہے شعلہ اٹھتے سے پاس کے تعلق والوں کو آنچ لگتی ہے۔ مگر میرے دل میں دشمنی ہے نہ خدا واسطے کینہ ہے۔ صرف خدا کے جلال اور اُس کے کام کی ترقی کے واسطے لکھ بیٹھتا ہوں۔ جس سے بعض دفعہ احباب کو رنج پہنچتا ہے۔ جو کچھ پادری صاحبان نے تحریر فرمایا ہے ایک ایک بات کا میرے پاس کافی سے بڑھکر جواب ہے۔ مگر میں اس معاملہ کو طول دینا نہیں چاہتا۔ بس یہیں ختم کردیجئے۔ ایسا نہ ہو کہ ہم راستی سے ایک دوسرے کی ضد پر دور جا پڑیں اور خداوند کو ناگوار گذرے۔ زمانہ خود چند عرصہ بعد ان باتوں پر روشنی ڈالیگا۔ آخری عرض صرف اس قدر ہے کہ خدا کے واسطے مغربی مشنوں کی تقلید نہ کرو۔ ہم سب کو کاغذی گھوڑوں کی حقیقت معلوم ہے۔ کل کا ذکر ہے کہ میں ریل میں آرہا تھا تو

کا وقت تھا۔ سٹیشن کے پاس جب ریل پہنچی تو مسافروں میں سے ایک شخص نے کہا دیکھو بیاں کیسی سخت بارش ہوئی ہے۔ جب ریل سے اُترے تو سوائے ذرا سے تقاطر کے کچھ نہ تھا۔ اشارہ کافی۔

آپ کا بھائی واعظ

نیشنل مشنری سوسائٹی ہند

خاص دعا کا اتوار

۵۔ نومبر ۱۹۲۲ء

خدا کے فضل سے نیشنل مشنری سوسائٹی کو پھر اس سال یہ موقع نصیب ہوا ہے کہ اپنے وطن کی کلیساؤں اور مسیحیوں کو دعا کے لئے مدعو کرے۔

ہندوستان میں آجکل بہت سی ایسی باتیں ظہور میں آ رہی ہیں۔ جن کے لئے خداوند یسوع مسیح کے شاگردوں کا دل شکرگذاری سے بھرنا چاہئے۔ ہمارے ہموطنوں کی آنکھیں خداوند مسیح اور اُس کی صلیب کی طرف اس طور پر متوجہ ہو رہی ہے جیسے پہلے کبھی نہیں ہوئی تھیں۔ احساس قومی کی بیداری اور اُس کی وجہ سے جو آزاد اور کوشش ہیں وگ ایک زیادہ کارآمد اور مفید عام زندگی بسر کرنے کے لئے کر رہے ہیں۔ سب نے ملکر ملک کو اس نتیجہ تک پہنچا دیا ہے کہ ہر بدی اور خرابی کا مقابلہ کرنے اور اُس کو پسپا کرنے کا سب سے افضل اور کارگر طریق وہ ہے جو خداوند مسیح کا ہے۔ خداوند کی زندگی اور اس کے پیغام پر بہت سے شخص جو طریق دنیا کی بنیاد کو محبت پر قائم کرنے کی آرزو اور کوشش میں لگے ہیں نہایت سنجیدگی سے غور کر رہے ہیں۔ بہ نیوجہ بہیں اُن تمام وسائل کو جو مسیح کے سپرد اُس کی محبت کو ہمارے اہلیانِ ملک پر ظاہر کرنے کی غرض سے کام میں لا رہے ہیں۔ بالخصوص سچے دیسی مسیحیوں کی اُن کوششوں کو جنکا منشا یہ ہے کہ اُن کے ہموطن اُن کے خداوند اور نجات دہندہ کو دلی ایمان سے قبول کریں تقویت دینے کی اشد ضرورت ہے۔ ہم کس طرح ان کوششوں کو تقویت دیں؟ کیا نظم ونسق کو مستحکم کرنے۔ کارندوں کی تعداد بڑھانے اور مالی سرمایہ کو ترقی دینے سے؟ اس میں شک نہیں کہ یہ سب باتیں اگر اصلی مقصد کے ماتحت رکھ کر کام میں لائی جائیں تو اپنی اپنی جگہ پر کارآمد اور ضروری ہیں لیکن یہ آسان ہے کہ ہم ان باتوں کی کارپردازی میں اپنے آپ کو ایسا مشغول کریں کہ اصلی مدعا ہماری آنکھوں سے اوجھل ہو جائے۔ یہ خطرہ ہمیشہ ہمارے درپیش ہے۔ اور بچاؤ کی یہی ایک صورت ہے کہ کلیسا میں اور مسیحی خدمتگذاروں میں ایسے شخص ہوں جو خداوند یسوع مسیح کے ساتھ ساتھ چلتے ہوں اور باری تعالیٰ کی خلوتگاہ میں منتظر رہتے ہوں۔ ہندوستان میں ہمیں آج اس بات کی ضرورت ہے کہ ہماری مسیحی جماعتوں میں اپنے خداوند کی منشا سمجھنے کی اور اُس کو اپنی زندگیوں کے ذریعہ اپنے تئیں ظاہر کرنے کی چاہ ازسرنو پیدا ہو خواہ اُنہیں کیسا ہی نقصان کیوں نہ اُٹھانا پڑے یا یوں کہیں کہ ضرورت کلیسیا کی یہ ہے۔ کہ اُس کی جماعتوں میں سے سینکڑوں اور ہزاروں ایسے خوش شاد نکل کھڑے ہوں جو اپنی صلیب اُٹھا کر اور اپنے خداوند کی روح سے معمور ہو کر لوگوں کے گناہ اور خودغرضی کی خرابیوں کو گوارا کر کے اپنے آپ کو صرف کر دیں۔ بلکہ اپنی جان تک دے دینے کے لئے تیار ہوں تاکہ ہندوستان اور دنیا کو خدا کی نجات حاصل ہو۔ مسیح کے ایسے سچے گواہ بننے کی آرزو اور گواہی کی خدمت کو سرانجام دینے کی توفیق صرف خدا کے منتخب دعا میں تحصیل ہوتی ہے۔ یعنی الٰہی دعا کے ذریعہ ملتی ہے جس میں ہم اور ہماری مرضی خدا اور خدا کی مرضی کے قربان ہو جاتیں جس میں ہم اپنے آپ کو خدا کے حضور جانچیں اور پرکھیں اور روح القدس سے تازے جا کر ساری خودی اور خودجوئی دوسروں کی تحقیر اور بےدردی اور تمام غفلت اور کاہلی سے پاک صاف کئے جائیں اور ہمارا خداوند ہم میں اپنی لاانتہا محبت انڈیل کر ہمیں اپنی مانند ہمارے بھائیوں کا جو ہمارا اپنی خون ہے درد مند بنائے۔

ایسی دعا کرنے کے لئے نیشنل مشنری سوسائٹی اُن تمام مسیحیوں کو جو ہمارے ملک میں رہتے ہیں ۵۔ نومبر ۱۹۲۲ء کو مدعو کرتی ہے۔

اے سی کرجی پریسیڈنٹ۔

دینا ناتھ گرنزری جنرل سکریٹری

پی او فلپ جنرل سکریٹری۔

دعا کے مضامین

شکر گذاری ۔ ۱۔ اُن تمام باتوں کے لئے جو ہمارے ہموطنوں کی آنکھوں کو مسیح اور اُس کی صلیب کی طرف متوجہ کرنے میں مدد دے رہی ہیں۔

۲۔ مسیح کے تمام سچے شاگردوں کی زندگی اور خدمت کے لئے جن کے ذریعہ اُس کی محبت کا عکس لوگوں پر پڑتا ہے۔

۳۔ باہمی محبت کی تحریک کے لئے جس کا ظہور مختلف صورتوں میں ہمارے وطن کے ہر درجہ کے لوگوں کے درمیان زور پکڑتا جاتا ہے۔

۴۔ ایمان کی اس عالی حوصلگی کے لئے جس میں مسیحی کلیسیائیں جو ہندوستان میں ہیں آگے قدم بڑھا رہی ہیں

۵۔ مسیحی زندگی اور خدمتگذاری کی اُس باہمی رفاقت کے لئے جو ہمیں خدا ان فرزندوں سے حاصل ہے جو دوسرے ملکوں سے ہمارے وطن میں آئے ہیں۔

۶۔ اُن تمام سچی کوششوں اور دلی جستجو کے لئے جو ہمارے ملک کے مسیحی اپنے خداوند کی پہچان کی گہرائی کو حاصل کرنے اور اُس کو دوسروں پر ظاہر کرنے کے لئے کر رہے ہیں

۷۔ اُس غیرت مذہبی اور خود انکاری کے لئے جو دیسی

مسیحیوں نے گذشتہ سال این۔ایم۔ایس کے کام کے لئے چالیس ہزار روپیہ دینے میں [illegible]۔

التجا۔ ۱۔ کہ قومیں ایک دوسرے سے برتاؤ کرنے میں مسیح کے اصولوں پر عمل کرنا سیکھیں۔

۲۔ کہ مختلف ممالک اور اقوام کے مسیحیوں میں اس بات کا گہرا احساس پیدا ہو کہ وہ خدا کی بادشاہت کی رعیت ہیں اور انہیں حق اور راستکاری کا بااتفاق پاس کرنا لازم ہے۔

۳۔ کہ اس ملک کی کلیساؤں میں یہ روح پیدا ہو کہ وہ اپنے ملک میں مسیحی خدمت کی غرض سے اپنا سب سے بہترین نذرانہ خدا کو ادا کردیں۔

۴۔ کہ اُن تمام کوششوں پر جو دیسی مسیحی خدا کی خدمت کے لئے کر رہے ہیں خدا کی برکت نازل ہو

۵۔ کہ این۔ایم۔ایس کو یہ توفیق عطا ہو کہ وہ ہندوستانی کلیسیا کی خدمت گذاری کی طبیعت کا پورا اور پھل دار ظہور دے سکے۔

۶۔ کہ این۔ایم۔ایس کے کام کے لئے جس قدر مالی امداد کی اس سال ضرورت ہے بہم پہنچے۔

۷۔ کہ ہم خود پر نتائج کا مواز کرنے سے بچے رہیں اور کہ خدا پر تکیہ کرنے کی روح ہم میں مستحکم ہو۔

سوسائٹی اور اس کا کام

مقصد۔ اس سوسائٹی کا مقصد یہ ہے کہ ہندوستان اور اس کے گرد و نواح کے ممالک میں مشنری کام کرے اور ہندوستانی مسیحیوں کو انجیل کی خدمتگذاری کے فرائض سے آگاہ کرے۔

ممبر۔ تمام مسیحی جو سوسائٹی کو مالی امداد پہنچاتے ہیں۔ اور اس کے کام کے لئے دعا کرنے کا ذمہ لیں سوسائٹی کے ممبر ہو سکتے ہیں۔

کام کی کیفیت

نیشنل مشنری سوسائٹی مندرجہ ذیل مقامات میں کام کر رہی ہے۔

منٹگمری۔ (پنجاب) تین مرکز۔ دو مشنری۔ چھ مددگار۔ چار مدرسے اور تین ہزار سے زاید عیسائی (کلیسیائے انگلستان)

نکوڑ۔ (ضلع سہارنپور صوبجات متحدہ) تین مرکز۔ دو مشنری۔ تین مددگار۔ دو مدرسے اور تقریباً ایک ہزار عیسائی (پریسبیٹرین)۔

ریواہ۔ (صوبجات متوسط) ایک مشنری۔ ایک استاد ایک شفاخانہ اور ایک مدرسہ ریواہ ایک کٹر ہندو ریاست ہے اور کام بنیادی ہے (لوتھرن)

جرسگوڈھا۔ (وسط ہند) این۔ایم۔ایس کی لوتھرن کمیٹی نے شروع سال سے اس علاقہ میں کام کرنے کا بیڑا اُٹھایا ہے۔ دو مشنری۔ نو کارندے۔ ایک سنٹرل بورڈنگ سکول۔ تیرہ سو سے اوپر عیسائی۔ (لوتھرن)

کرجت کرمالا۔ (احاطہ بمبئی) ایک مشنری۔ پانچ کارندے۔ دو مدرسے اور سو سے اوپر عیسائی۔ (کانگریگیشنل)

شمالی کنارہ۔ (احاطہ بمبئی) چار مرکز۔ آٹھ دیہات تین مشنری۔ چھبیس مددگار اور استاد۔ ایک ہائی سکول چھ ابتدائی مدرسے اور سو سے اوپر عیسائی (مارتھومائٹ)

اومالور۔ (مدراس) ایک مشنری۔ تین کارندے ایک شفاخانہ۔ دو مدرسے۔ تقریباً چالیس عیسائی۔ (کانگریگیشنل)

ترپٹور۔ (شمالی آرکٹ) یہاں ولایت کے سند یافتہ دو ڈاکٹر صاحبان نے اپریل ۱۹۲۱ء سے ایک آشرم غریب مریضوں کے لئے جاری کیا ہے۔ وہ برادرہڈ طریق پر کام کرتے ہیں اور این۔ایم۔ایس کے آنریری مشنری ہیں۔ پانچ عارضی ممبر اور رضاکار اُن کے معاون ہیں علاقہ میں بشارتی خدمت کے لئے این۔ایم۔ایس کی طرف سے ایک مشنری مقرر ہے۔

ہلواگھاٹ۔ (بنگال) اس علاقہ میں سینٹ اینڈروز مشن کچھ عرصہ سے کام کر رہی ہے۔ اور اب این۔ایم۔ایس سے ملحق ہو گئی ہے۔ یہ مشن ایک برادرہڈ ہے جس کے سب ممبر رضاکار ہیں۔ کام آسام کی پہاڑیوں کے دامن میں گارو لوگوں کے درمیان کیا جاتا ہے۔ چار پادری صاحبان ہیں۔ بارہ استاد۔ ایک بورڈنگ اسکول۔ چار دیہاتی مدرسے اور تقریباً آٹھ سو عیسائی ہیں (کلیسیائے انگلستان)

کلیساؤں میں۔ تین سکرٹری دورہ کرتے ہیں چار ماہواری رسالے انگریزی اُردو ملایالم اور طامل زبانوں میں اور مرہٹی اور کناری زبانوں میں ایک دفعہ نافذ ہوتے ہیں۔

اس سال کے اخراجات کا تخمینہ چالیس ہزار روپیہ

درخواست

مشنری کلیساؤں کے پاسٹر انسٹیٹیوشنوں کے مہتمم این۔ایم۔ایس کی برانچوں کے سکرٹری صاحبان اور دیگر احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ جس قدر ممکن ہو یہ انتظام کریں کہ ۵ نومبر ۱۹۲۳ء کا اتوار این ایم ایس کے لئے خاص طور پر دعا کرنے کا دن مقرر ہو جائے اور کہ اس دن جو وعظ یا درس دیا جائے وہ این ایم ایس کے کام کے متعلق ہو۔ نیز یہ کہ این۔ایم۔ایس کی امداد میں چندہ لیا جاوے۔

لٹریچر جس سے این۔ایم ایس کے کام کا اور حال معلوم ہو سکتا ہے۔ دفتر این۔ایم۔ایس رائیپیٹ۔ مدراس کو تحریر کرنے سے مل سکتا ہے۔

این۔ایم۔ایس کے لئے چندہ یا امدادی عطیہ مسٹر اے۔ایس ہنہیمین صاحب آنریری خزانچی این۔ایم۔ایس لنکا کورج۔ رائیپیٹہ۔ مدراس کو مرسل کرنا چاہیئے۔

نور افشاں کو قلمی امداد سے فراموش نہ کیجیے۔

قادیانی مشن

مرزا صاحب بحیثیت مجدد۔ اور بحیثیت مسیح موعود

ایک مضمون اخبار پیغام صلح ۲۰ محرم ۳۰ ستمبر میں مولوی محمد علی ایم۔ اے امیر جماعت احمدیہ (لاہوریہ) کا نکلا ہے اس مضمون میں امیر موصوف نے مرزا صاحب کے متعلق سارا زور لگا کر ان کے دعاوی کا ثبوت دیا ہے جس کے دیکھنے سے کسی ناواقف کو غلطی لگے تو ممکن ہے۔ مگر واقف کے نزدیک یہ مضمون محض شاعرانہ تخیلات کی مثال ہے۔ ہم حیران ہیں کہ یہ جماعت متکلمین کہلاتی ہے۔ اُن کا دعوے ہے کہ تبلیغ اسلام اور مناظرہ کا کام ہمارے لئے مخصوص ہے۔ مگر مرزا صاحب کے متعلق جب کبھی اُن کا کوئی مضمون نکلتا ہے سارے کا سارا کلام شعری سے زیادہ وقعت نہیں رکھتا۔ ہم نے جو ان لوگوں کا طرز استدلال آج تک سمجھا ہے اُس کو علم منطق میں مغالطات کے نام سے موسوم کیا گیا۔ ان کے سارے علم کلام کا نمونہ منطقی طریق پر یہ ہے کہ ایک شخص کسی مصنوعی جانور کو دیکھ کر منطقی صغری کبری بنا کر یوں کہے۔

ھذا طائر۔ وکل طائر یطیر فھذا یطیر

(یعنی یہ جانور ہے اور ہر جانور اڑا کرتا ہے۔ پس یہ بھی اڑے گا)

بظاہر تو صغری کبری کی شکل بنا دی مگر در اصل یہ ایک مغالطہ ہے۔

ہم اگر اپنے اس دعوے کو محض دعوی کی صورت میں چھوڑ دیں تو ہمارا اُن کا فرق کیا؟ اس لئے ہم اس مضمون کی جو لاہوری پارٹی کے امیر نے بڑی محنت سے لکھا ہے تنقید کرتے ہیں۔

قابل مضمون نگار نے مرزا صاحب کی زندگی کے دو حصے کئے ہیں جیسے ہم نے بھی کتاب تاریخ مرزا میں دو حصے کئے ہیں (۱) قبل براہین احمدیہ (۲) بعد براہین احمدیہ۔ براہین سے پہلے زمانہ کا کام مرزا صاحب کا یہ لکھا ہے کہ اُنہوں نے براہین ایسی کتاب لکھی کہ اس پر زبردست ریویو لکھے۔ پھر لکھا ہے کہ براہین کے زمانہ میں مرزا صاحب کی قبولیت عام تھی۔ ہم حیران ہیں کہ واقعات کو کس طرح چھپایا جاتا ہے۔ یہاں تک اس صنعت سے کام لیا گیا ہے کہ ریویو نگار کا نام بھی نہیں لکھا کہ کون تھا۔ اس لئے ہم بتاتے ہیں کہ ریویو نگار مولانا محمد حسین بٹالوی تھے۔ جو دوسرے دور میں مرزا صاحب کے اول المخالفین ہوئے۔ کیوں ہوئے؟ اس کا سبب مرزا صاحب کے خیالات کا تغیر تھا۔ ہماری حیرانی کی کوئی حد نہیں رہتی جب ہم کسی مرزائی سے مرزا صاحب کے کارناموں میں براہین احمدیہ کا ذکر سنتے ہیں۔ براہین احمدیہ کیا ہے؟ ہم سے پوچھو تو مرزا صاحب کے آیندہ کام کے لئے ایک فہرست کار ہے۔ یعنی قرآن مجید اور رسالت کے دلائل دینے کا ایک وعدہ ہے۔ اُس وعدے کو اتنا لمبا کیا ہے کہ لوگ اسی کو ایفا سمجھ گئے۔ اس میں چند دعاوی اور الہام بھی ہیں۔ اُسی نے براہین احمدیہ کے زمانہ ہی میں دور اندیش علماء مرزا صاحب سے بدظن تھے۔ چنانچہ مولوی غلام دستگیر مرحوم قصوری نے صرف براہین احمدیہ کے خیالات پر فتوے مرتب کر کے ہند اور عرب کے کئی ایک علماء سے دستخط کرائے تھے۔ مولانا غلام علی مرحوم امرتسری بھی اس زمانہ میں مرزا صاحب کے مخالف تھے آپ نے کئی دفعہ فرمایا کہ یہ شخص نبوت کا دعوی کریگا اس کے علاوہ ہم پوچھتے ہیں کہ براہین احمدیہ کو کس نے چھوڑا؟ اس کا جواب واقعات صحیحہ سے یہ ملتا ہے۔ کہ خود مرزا صاحب اور ان کے اتباع نے اس کو چھوڑا۔ دلیل اس کی یہ ہے کہ آج جب کبھی مرزائیوں سے گفتگو ہوتی ہے تو یہ لوگ بتعلیم مرزا صاحب کہا کرتے ہیں کہ بس جی ہمارا تمہارا کسی امر میں جھگڑا نہیں جھگڑا صرف اس میں ہے کہ حضرت عیسی فوت ہو گئے۔ اتنا اختصار کرتے ہیں کہ سننے والا حیران ہو جائے کہ ہیں؟ اتنا چھوٹا سا اختلاف۔ حالانکہ مرزا صاحب براہین احمدیہ میں حضرت عیسے علیہ السلام کو زندہ مانتے ہوئے ہیں (ملاحظہ ہو صفحہ ۴۹۹)

اس زمانہ کو تو مولوی محمد علی صاحب نے بھی زمانہ اتفاق قرار دیا ہے۔ اصل اختلاف کا زمانہ بعد براہین احمدیہ کے ہے۔ اس کی وجہ لکھتے ہیں کہ عیسائیت کا رو بڑے زور سے اسلام پر حملہ آور تھا۔ خدا نے مرزا کو عیسائیت کے مقابلہ کے لئے بھیجا۔ آگے لکھتے ہیں۔

"چونکہ اس مقابلہ میں مسلمانوں کے اندر ایک خاص کمزوری تھی۔ یعنی حضرت عیسی علیہ السلام کو جسم عنصری کے ساتھ چوتھے آسمان پر زندہ ماننا اور انہیں کھانے پینے تک کا محتاج نہ سمجھنا اور امکان کا جو خدا کے لایزال کی صفت ہے مصداق ماننا یعنی یہ کہ اُن کے جسم عنصری میں کوئی تغیر نہیں آتا۔ اس لئے اس غلطی کا دور کرنا عیسائیت کے مقابلہ میں سب سے پہلا کام تھا۔ ایک طرف یہاں سے عیسائیت کے حملہ کا اسلام پر زور پڑتا تھا۔ دوسری طرف عیسائیت کی بنیاد حضرت مسیح کا زندہ آسمان پر چڑھنا تھا۔ اس لئے جب اس مذہب کے مقابلہ کے لئے آپ کو تیار کیا گیا تو آپ کو مسلمانوں کی اس غلطی پر تنبیہ بھی کیا گیا اور بتایا گیا کہ حضرت عیسے علیہ السلام دوسرے انبیاء کی طرح فوت ہو چکے ہیں

اگر آپ کے ہاتھ میں یہ ہتھیار نہ دیا جاتا تو نہ اسلام کو عیسائیت کی زد سے بچایا جا سکتا تھا اور نہ ہی عیسائیت پر اسلام کے حملے کا زور پڑ سکتا تھا۔ ایک ہی بات تھی جس میں نہ صرف اسلام کا بچاؤ تھا بلکہ اسی میں عیسائیت کی شکست کا راز مضمر تھا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے آپ کو اطلاع دی اور حکم دیا کہ عیسائیت اور اسلام کے مقابلہ میں اس ہتھیار کو برتو۔ بس اسی سے مسلمانوں میں آپ کی مخالفت شروع ہوئی"

(پیغام صلح ۲۷ محرم ۴۱ھ صفحہ ۳)

اہلحدیث:- اس بیان میں وہی مغالطہ ہے جس کی مثال ہم منطق اصطلاح میں دے آئے ہیں۔ مسلمانوں کا عقیدہ صاف لفظوں میں غلط لکھا ہے کہ خدا کی طرح الآن کما کان لایزال صفت سے موصوف حضرت عیسے کو مانتے ہیں۔ ہم حیران ہیں کہ اتنے بڑے بڑے مدعیان علم جو دنیا کے مذاہب کو للکارتے ہیں۔ وہ بھی مناظرہ میں فریق ثانی پر محض افترا سے کام لیتے ہیں مگر ان کا بھی کیا قصور جبکہ خود بڑے حضرت مرزا صاحب بھی ایسا کرتے رہے تو ان کے حق میں سنت موکدہ کیوں نہ ہو۔

ان کی عادت بلکہ گھٹی میں یہ بات پڑی تھی کہ فریق مخالف پر وہ وہ افترا کرتے کہ اس کے خواب و خیال میں بھی نہ ہوتا۔ مولوی غلام دستگیر مرحوم اور مولوی اسمٰعیل علیگڈھی مرحوم کی بابت کسی ایک جگہ پر لکھا ہے کہ انہوں نے اپنی کتابوں میں لکھا ہے کہ ہم اور مرزا صاحب میں سے جو جھوٹا ہے وہ پہلے مرجائے۔ چنانچہ وہ مرگئے۔ لہٰذا وہ جھوٹے تھے۔

(دیکھو اشتہار انعامی پانسو وغیرہ)

مجھ خاکسار کے حق میں لکھا کہ ثناء اللہ کا گذارہ کفن فروشی پر ہے (دیکھو اعجاز احمدی صفحہ ۲۳)

کیسا بازاری افترا ہے جس کے بیان نشان کے لئے ہمارے پاس لفظ نہیں ع

تف اے چرخ گرووں تف

ہاں جناب سنیئے ہم مسلمان ایسے عقیدے کو جو آپ نے ہماری نسبت کہا ہے کفر جانتے ہیں۔ ہم تو یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ازلی اور ابدی ذاتی طور پر ہے۔ حضرت عیسے نہ ازلی نہ ابدی نہ ذاتی نہ ظلی۔ بلکہ ایک مدت عمر کے بعد مثل دوسرے لوگوں کے فوت ہونگے اور مدت عمر والے پہلے بھی ہو چکے ہیں۔ چنانچہ حضرت نوح علیہ السلام کا ساڑھے نوسو سال تک قبل طوفان وعظ فرماتے رہنا قرآن مجید سے ثابت ہے۔ مختصر یہ کہ ہمارا عقیدہ بعینہ وہی ہے جو مرزا صاحب نے اپنی مایہ ناز کتاب براہین احمدیہ میں لکھا ہے جس کو اب ترک کیا جاتا ہے۔

یہ تو ہے آپ کے افترا یا نافہمی کا جواب۔ اب سنیئے اصل حقیقت۔

"عیسائی مذہب جس کے نیست و نابود کرنے کو مرزا صاحب مجدد اور مسیح موعود بنکر آئے تھے۔ اس کی بنیاد موت مسیح پر قائم ہے۔ عیسائی مذہب کا اصول صرف ایک ہے جس پر اس کو ناز ہے اور جس پر ایمان لانا ان کے نزدیک باعث نجات ہے وہ یہ ہے کہ مسیح ہمارے لئے مرا اور کفارہ ہوا۔ اگر کوئی شخص عیسائی مذہب کو نیست و نابود کرنا چاہے تو وہ وفات نہیں بلکہ حیات مسیح کو ثابت کرے۔ تاکہ بقول "نہ بانس رہے نہ بانسری بجے"۔ نہ مسیح فوت ہوں نہ کفارہ ثابت ہو۔ برخلاف اس کے مرزا صاحب نے جو طریق اختیار کیا کہ وفات مسیح ثابت کرنے سے عیسائی مذہب پر حملہ کیا تو یہ نہ سوچا۔ نہ ان کو ماموریا الہام کرنے والے نے سمجھایا کہ مسیح کی بابت تو انجیل کے صاف لفظوں میں لکھا ہے کہ یسوع نے چلا کر جان دی"۔ (انجیل متی باب ۲۷)

پھر یہ عقیدہ (وفات مسیح کا) ان کی تردید ہوا یا تائید؟ اس بارے میں ہم اپنی طرف سے مزید کچھ نہیں لکھنا چاہتے۔ بلکہ عیسائیوں کے الفاظ نقل کئے دیتے ہیں جن سے معلوم ہو جائیگا کہ مرزا صاحب نے عیسائی مذہب پر وفات مسیح کے مسئلے سے کتنا احسان کیا۔ ایک پادری مصنف "منارۃ البیضا" مرزا صاحب کو مخاطب کر کے لکھتا ہے۔

"(مرزا صاحب) اور وہ سوچو عیسائی دین کے ساتھ دشمنی کر کے تم کیا کر سکے؟ کچھ نہیں مطلق کچھ نہیں۔ تم تو اتنا بھی نہ کر سکے جو بریڈلا کر چکا۔ اتنا بھی نہ کر سکے جو والٹیر کر سکا۔ کیونکہ وہ ایک فلاسفر تھا۔ جادو زبان تھا۔ قومی لیڈر تھا۔ اس کی تصانیف اب تک زبان فرنچ کے ادب میں داخل ہیں۔ تم سے بڑے بڑے دشمن ہو گذرے ہیں اور اس وقت موجود ہیں۔ انہیں کی رکابیاں تم چاٹ رہے ہو اور جب ان کے اعتراضات مسیحیت کے خلاف سناتے ہو تو دراصل اپنے گلے پر چھری چلاتے ہو اور اس احمق کی سی روش اختیار کرتے ہو جو اسی ڈال کو کاٹتا تھا جس پر کھڑا تھا۔ پس آپ کی دشمنی نے عیسائیت کو بال بھر نقصان نہیں پہنچایا۔ بلکہ اس سے عیسائیت نے فائدہ اٹھایا۔ ہم اعتراف کرتے ہیں۔ عیسائیوں کو مسلمانوں کے مقابلہ میں بہت مدد دی۔ پس اگر تمہارا وجود بلا ہے تو اسلام کے لئے اور مسلمانوں کے لئے تم نے خداوند مسیح کی موت اور اس کا صلیب پر چڑھنا ثابت کیا۔ یہی ایک خدمت ایسی ہے جس کے صلہ میں عیسائی آپ کی جان بخشی کرتے ہیں" (صفحہ ۳)

اہلحدیث۔ یہ کتاب ۱۹۰۷ء میں پنجاب ریلیجس بک سوسائٹی لاہور نے مرزا صاحب کی زندگی میں چھپوائی

تھی۔ جس کے متعلق یقین ہو سکتا ہے کہ مرزا صاحب کی نظر سے ضرور گذری ہوگی۔ پھر اس کا جواب مرزا صاحب نے کیا دیا؟ احمدی مجیب پیش کریں۔

ناظرین! یہ ہے مرزا صاحب کی عیسائیت کشی جسکو پادری لوگ بڑے امتنان سے قبول کرتے ہیں اور واقعات بھی اس کی تائید کرتے ہیں۔

لطیفہ۔ ہم حیران ہیں کہ مرزا صاحب نے مسئلہ وفات مسیح اختیار کیا۔ تو کیا عیسائیت کے فنا کرنے کو مگر سب سے پہلے اپنی کتاب ازالہ اوہام میں جو دلائل اس مسئلے پر دیئے کیا عیسائی اس کے جواب میں یہ نہیں کہہ سکتے تھے کہ یہ دلائل اُن لوگوں کو سناؤ جو قرآن مجید کو مانتے ہوں۔ جب ہم قرآن مجید کو مانتے ہی نہیں تو یہ دلائل ہمارے سامنے بیجا ہے۔ از رو۔ بقول مولوی محمد علی مرزا صاحب نے وفات مسیح کا مسئلہ عیسائیت کشی کے لئے اختیار کیا تھا اور ثبوت قرآن سے دیا تو مرزا صاحب کا علم کلام معلوم ؎

چہ خوش گفت ست سعدی در زلیخا
الا یا ایہا الساقی ادر کاسا وناولہا

(باقی باقی) (اہلحدیث)

گولی کیوں چلائی گئی؟

ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ ماہ اگست میں "رطلگج" اکالی۔ کیسری اور اکالی کے پردیسی میں ایک مضمون شائع ہوا تھا کہ موضع مرہانہ ضلع امرتسر کی مخصوص زاید پولیس مرہانہ کے قریب جھوک جنڈ کی میں گئی اور جولائی ۱۰ کی شب کو سردار پریتم سنگھ یا پریم سنگھ کے مہمان حاکم سنگھ پر گولی چلائی۔ اس پر حاکم سنگھ بیدار ہو گیا۔ اس نے چیلنج دیا لیکن اُسے مجروح کر دیا گیا۔

تحقیقات سے اصل حالات یہ معلوم ہوئے ہیں کہ مرہانہ پولیس کے انچارج افسر کو یہ خبر ملی تھی کہ دولا سنگھ نامی ایک مجرم ۸-۹-۱۰ اشخاص کے ہمراہ موضع جنڈ کی میں پریتم سنگھ کے گھر موجود ہے۔ پولیس اُسے کئی مقامات میں تلاش کر رہی تھی۔ تھانیدار ہیڈ کنسٹیبل دو سپاہیوں اور چند دیہاتیوں کو ساتھ لیکر موضع جنڈ کی میں گیا۔ دونوں سپاہیوں کے پاس بندوقیں تھیں۔ پریتم سنگھ کے مکان پر پولیس کے پہنچنے کی خبر پہنچ گئی۔ اور دس گیارہ اشخاص کا جتھہ جو چھویوں اور لاٹھیوں سے مسلح تھا بھاگ گیا۔ جتھہ کے ایک آدمی نے ایک سپاہی کو چھوی ماری۔ جس پر سپاہی نے اپنے بچاؤ کے لئے دشمن پر گولی چلائی اور اُسے مجروح کر دیا۔

مجروح جان بچا کر بھاگ گیا۔ بعد میں اس کے رشتہ دار اسے امرتسر ہسپتال میں لے گئے اور ۹ اگست کو پولیس نے اُسے گرفتار کر لیا۔

اس کی شناخت سے معلوم ہوا ہے کہ وہ تھانہ بٹرہا موضع کوٹلی کا رہنے والا حاکم سنگھ جٹ ہے۔ اُسے مقدمہ میں پیش کیا جائیگا جتھہ کے اور چار اشخاص معہ دولا سنگھ مفرور کا بھی سراغ لیا گیا ہے۔ جن کے گرفتار ہونے کی جلد امید ہے۔ (اخبار عام)

عدم تعاون کے زوال کا اعتراف

مولوی احمد سعید نے جو حال ہی میں جیل سے رہا ہو کر دہلی آئے ہیں نماز جمعہ کے بعد جامع مسجد میں مسلمانوں کے ایک بھاری مجمع کے سامنے تقریر کی جس کے دوران میں انہوں نے اس امر پر افسوس ظاہر کیا کہ عدم تعاون کی تحریک اب زوال پذیر ہو رہی ہے۔ جب مجھے سزا ہوئی تھی۔ اب اس وقت کی نسبت کم کھدر پوش نظر آتے ہیں۔ مولوی صاحب کا جلوس نکالا گیا۔ اور اُن کو سپاسنامہ دیا گیا جس کا اُنہوں نے مناسب جواب دیا۔ (ر)

ایک غلط بیانی کی تردید

پنجاب گورنمنٹ کا ایک اعلان مظہر ہے کہ ۲۰ جولائی کے دربن میں ایک مضمون شائع ہوا ہے۔ جس کا یہ منشا ہے کہ موضع ناگوکی ضلع امرتسر میں تھانیدار نے یہ حکم دیا تھا کہ کالی پگڑی باندھ کر میرے پاس کوئی آدمی نہ آوے۔ سکرٹری پنچایت کمیٹی وہ نے ہر روز دو دفعہ حاضر تھانہ ہونے کو ذلت سمجھا۔ چنانچہ اُس کو مار مار کر بیہوش کر دیا گیا۔ تحقیقات کرنے پر معلوم ہوا ہے کہ دربن کا یہ بیان بالکل غلط ہے۔ پنچایت کمیٹی موضع ناگوکی کا سیکرٹری ایک برہمن ہے۔ وہ کالی پگڑی نہیں پہنتا۔ مقامی افسروں کے پاس تعزیری پولیس کے خلاف کوئی شکایت نہیں پہنچی۔ (ر)

سلطان روم کی تخت سے دست برداری

ریوٹر کے تازہ ترین خبروں سے معلوم ہوا ہے کہ سلطان ٹرکی تخت سے دست بردار ہو گئے ہیں۔ سنٹرل خلافت کمیٹی نے شیخ الاسلام اور وزیر خارجیہ قسطنطنیہ کو حسب ذیل بحری تار روانہ کیا ہے۔

ریوٹر کی تار خبروں سے معلوم ہوا ہے کہ ہز امپیریل مجسٹی سلطان ٹرکی تخت سے دست بردار ہو گئے ہیں اگر یہ سچ ہے تو از راہ کرم اطلاع دیجئے تاکہ نئے سلطان کا نام خطبے میں لیا جائے۔

اگر سلطان واقعی دست بردار ہو گئے ہیں۔ تو ہز امپیریل ہائینس پرنس عبدالمجید آفندی ولیعہد سلطنت جو سلطان عبدالعزیز خان شہید کے فرزند ہیں تخت پر بیٹھ گئے ہیں۔ شہزادہ موصوف ترکوں میں ہر دلعزیز ہیں اور اپنی عقلمندی اور دانائی کے سبب سے مشہور ہیں۔ آپ کی عمر ۵۴ سال کی ہے۔

شام کی خبروں سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ موجودہ سلطان تخت سے دست بردار ہو گئے ہیں۔ عثمانی رسوم کی رو سے شاہی خاندان میں جو سب سے بڑا ہو وہ تخت نشین ہوتا ہے۔ آپ شہزادہ محمد سلیم آفندی ولیعہد سلطنت ہیں جو سلطان عبدالحمید کے فرزند ہیں۔ آپ کی عمر ۵۰ سال ہے۔ (ر)

کورکھشیتر میں پراسرار گمشدگی

مہلہ سورج گرہن کورکھشیتر کے متعلق ایسوشی ایٹڈ پریس کے اس تار سے کہ میلہ میں ۵۰ نوجوان ہندو لڑکیاں گم ہو گئیں۔ ہر ایک ہندو کو سخت رنج ہوا ہوگا کورکھشیتر ایسے پوتر تیرتھ پر ایک نہ دو۔ دس نہیں اکٹھی ۵۰ لڑکیوں کا گم ہو جانا سخت افسوسناک ہے۔ معلوم نہیں ہوتا کہ ان لڑکیوں کے ورثا نے کیا انہیں اکیلا چھوڑ رکھا تھا۔ یا وہ اپنے گھروں سے تن تنہا نکلکر سورج گرہن کا اشنان کرنے گئی تھیں۔

تیرتھوں پر اگر ایسے واقعات ہونے لگے تو سمجھا لوگ آئندہ تیرتھوں پر جانے کا نام نہ لینگے۔ کتنا حیرت افزا اور رنجدہ واقعہ ہے کہ ایک پرب کے موقعہ پر ۵۰ لڑکیاں گم ہو جاتی ہیں۔ اور پولیس اور سیوا سمتیاں باوجود سعی بسیار کے ان کی تلاش نہیں کر سکتیں۔

تیرتھ یاترا ہندوؤں کی زندگی کا ایک جزو بن گیا ہے۔ اور یہ درست بھی ہے کہ کسی وقت تیرتھ یاترا سے انسان کو بہت فائدے حاصل ہوتے تھے۔ اچھے اچھے مہاتماؤں اور سادھوؤں کے درشن ہوتے تھے۔ بھگوت کتھا سننے کو ملتی تھی۔ گیان دھیان کے چرچے ہوتے تھے۔ ان دنوں تیرتھ یاترا سے یاتریوں کو سچا آنند ملتا تھا۔ لیکن آجکل کی تیرتھ یاترا کا طرز ہی بدل گیا ہے۔ لوگ شردھا اور خوشی سے تیرتھ پر جاتے ہیں اور وہاں اُچکے اور بدمعاش لڑکیوں کو گم کر لیتے ہیں۔ کیا اس حالت میں بھی کوئی شخص تیرتھ پر جانے کا نام لے سکتا ہے۔ ایک تیرتھ پر ۵۰ لڑکیوں کا گم ہو جانا تیرتھ کی بدنامی اور ہندو قوم کے ماتھے پر کلنک کا ٹیکہ ہے جس سے ہر ایک ہندو کی گردن جھک جائیگی۔ مصیبت ہے کہ تیرتھوں پر ایسے ایسے شرمناک واقعات ہونے لگے ہیں (ر)

کابل میں جبری فوجی بھرتی

حکومت افغانستان نے فوجی بھرتی کے لئے نظام کی تفصیلات ایک رسالہ کی صورت میں شائع کر دی ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ قومی جبری بھرتی کے لئے مکمل عملہ کا انتظام کیا جانے والا ہے۔ سول محکمہ کے پاس قومی مردانہ آبادی کی تعداد اور دیگر ضروری اعداد و شمار تیار رہا کرینگے۔ اور قومی محکمہ ہر سال فوج کی ضروریات کا اعلان کیا کریگا۔ ۳۰۰ روپے کی رقم کے معاوضہ میں معافی کی اجازت دی گئی ہے۔ لیکن باشندوں کے اس کے معافیاں بہت کم کر دی گئی ہیں۔ (ر)

لارڈ سڈنہم ترکوں کی ہمدردی میں

لارڈ سڈنہم نے سنڈے ٹائمز میں ایک مضمون شائع کیا ہے اور مسلمانوں سے ہمدردی ظاہر کی ہے وہ لکھتے ہیں کہ مسلمانوں کے عقیدہ کے موافق مقامات مقدسہ غیر مسلم اقتدار سے پاک رہنے چاہئیں اور اگرچہ ہندوستانی مسلمانوں کے کہنے کے مطابق شہنشاہی پالیسی ترک نہیں ہو سکتی۔ تاہم یہ ضروری ہے کہ ہم ترکی کو ایک باقاعدہ مذہبی قوم تسلیم کر لیں اور مقامات مقدسہ میں مداخلت نہ کریں۔ لارڈ سڈنہم کو یقین ہے کہ اگر برطانیہ عربوں سے علیحدہ ہو جائے تو وہ ترکوں سے آپ معاملات طے کرینگے اور تمام مسلمان اس سمجھوتہ کو مان لینگے۔ (ا)

خبریں

معاہدہ مدانیہ کی شرائط

تھریس کا انتظام ترکوں کے حوالے

لنڈن ۵ اکتوبر ڈیلی ٹیلیگراف رقمطراز ہے کہ مدانیہ کانفرنس میں یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ تھریس کا انتظام ترکوں کے سپرد کیا جائے اور قسطنطنیہ پر قوم پرست ترکوں اور اتحادیوں کی مشترکہ نگرانی قائم کی جائے ترکوں کو غیر جانبدار علاقہ خالی کرنا ہوگا۔ (انگلشین)

ایم وینیز ویلا کی چٹھی کا جواب

لنڈن ۵ اکتوبر۔ ڈاکٹر ارشاد بے ڈپلومیٹک ایجنٹ حکومت انگورہ نے ایم وینیز ویلا کی چٹھی کے جواب میں جو اُس نے تھریس کے متعلق ٹائمز میں شائع کی تھی ترکوں کے مظالم کی تردید کی ہے اور لکھا ہے کہ اگر وینیز ویلا کی تجویزوں پر عملدرآمد کیا گیا تو اُس کے نتائج ۱۹۱۹ء کی پالیسی سے بھی بدتر ہونگے۔

مدانیہ کانفرنس کا خاتمہ صلح کے آثار

لنڈن ۶ اکتوبر۔ سرکاری حلقوں میں کہا جاتا ہے کہ ترک یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ مشرقی تھریس پر فوراً انہیں قبضہ دلایا جائے۔ بغیر اس کے قلیل التعداد اقوام کی حفاظت کے متعلق کوئی ضمانت دیں۔

فرانس اور برطانیہ کا اتفاق رائے

لنڈن ۷ اکتوبر۔ لارڈ کرزن اور موسیو پوانکارے اس امر میں متفق ہو گئے ہیں کہ ٹرکی تھریس کو یونانیوں کے خالی کرنے کے ایک ماہ بعد قابض ہو جائے۔

یونانیوں نے تھریس میں گاؤں جلا دیئے۔

لنڈن ۶ اکتوبر۔ یونانیوں نے تھریس میں ۵۰ دیہات جلا دیئے ہیں۔ اور گورنمنٹ فرانس کو خبر ملی ہے کہ یونانی ڈیلیگیٹوں نے تھریس کو خالی کرنے سے انکار کر دیا تھا۔ خبر ہے کہ یہ فیصلہ ہوا ہے کہ اتحادیوں کے دستے ایک ماہ کے بعد واپس آجائینگے۔ اور وہ علاقہ ترکوں کے حوالے کر دیا جائیگا۔

ڈیلی اکسپریس لکھتا ہے کہ گورنمنٹ نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ باسفورس کو عبور کر کے تھریس کو جانے میں ترکوں کی مخالفت نہ کرے۔ لیکن چناق اور گیلی پولی پر قابض رہے۔ لیکن یہ خبر ابھی تک غیر مصدقہ ہے۔

موسیو پوانکارے۔ لارڈ کرزن اور سینیو اگالی کے ابین آج رات کو ۱۲ گھنٹہ تک کانفرنس ہوئی اور قرار پایا کہ مدانیہ کانفرنس پھر شروع کی جائے۔

صلح کی کانفرنس

پیرس ۸۔ اکتوبر صلح کی کانفرنس یکم نومبر کو سقوطری یا پرنکی پو میں منعقد ہوگی۔ ابتداً اس میں وہ ملک شامل ہونگے جن کا پہلے ذکر کیا گیا ہے۔ لیکن جب آبناؤں کا سوال پیش ہوگا۔ تو روس۔ بلغاریہ۔ یوکراین۔ اور جارجیا کو بھی شامل کیا جائیگا۔ صلح ہونے تک اتحادی فوجیں جہاں اب ہیں وہاں ستور رہینگی۔ یعنی قسطنطنیہ۔ سشتلیہ۔ چناق۔ گیلی پولی ہیں اور دریائے میرٹزا کے ساحل پر۔

جنگ کا خطرہ باقی نہیں رہا۔

لنڈن ۸ اکتوبر۔ برطانیہ۔ فرانس اور اٹلی کے متفق ہو جانے سے بقول سنڈے اکسپرس سلطنت کو اب جنگ کا خطرہ باقی نہیں رہا۔

اگر ترکوں کے تمام مطالبات منظور نہ کئے گئے تو وہ اتحادی فوجوں پر حملہ کر دینگے

اکسفورڈ ۷۔ اکتوبر۔ مدانیہ کانفرنس کے متعلق جنرل ہیرنگٹن کی رپورٹ پر غور کرنے کے لئے مجلس وزراء کا ایک اجلاس ہوا۔ کانفرنس کا مقصد یہ تھا کہ ترک بغیر جانبدار علاقہ اور یونانی دریائے مرتیغے کی حد تک تھریس سے اپنی فوجیں ہٹالیں۔ لیکن کمال پاشا کے قائم مقام نے ان بنیادی اصولوں پر بحث کرنے سے احتراز کیا۔ اور ایسے مسائل چھیڑ دیئے جن سے اس کانفرنس کو کوئی تعلق نہیں۔ عصمت پاشا نے دھمکی دی کہ ترکوں کے تمام مطالبات منظور نہ کئے گئے تو وہ اتحادی فوجوں پر حملہ کر دینگے۔ حالانکہ کمال پاشا نے اعلان کیا تھا کہ وہ اتحادی فوجوں پر حملہ نہیں کرینگے۔

مدانیہ کانفرنس

قسطنطنیہ ۵۔ اکتوبر۔ جنرل ہیرنگٹن نے مدانیہ کانفرنس میں سب سے بڑی کارروائی شروع کی۔ انہوں نے کہا کہ کانفرنس کا مقصد اول تو یہ ہے کہ جنگ رُک جائے۔ دوسرے ایک سرحدی خط کا تعین جس کے پیچھے یونانی فوجیں ہٹ آئیں۔ تیسرے انتظام حکومت ترکوں کے انتظام کرنے کی تجویز اور صلح کانفرنس کے لئے راستہ صاف کرنا شروع میں ترکوں نے کوئی دلچسپی ظاہر نہ کی۔ لیکن جب انہیں یقین ہو گیا۔ کہ اتحادی سچ مچ تھریس ان کو دینا چاہتے ہیں تو وہ متوجہ ہوئے۔ لیکن جب یہ کہا گیا کہ شرط یہ ہے کہ اتحادیوں کے مراسلہ کی شرائط منظور کی جائیں تو عصمت پاشا نے کہا کہ وہ مراسلہ اصولاً منظور کیا گیا ہے۔ ۲ گھنٹوں کے بعد پہلا اجلاس ختم ہوا۔ اس کے بعد دوسرے اجلاس میں عصمت پاشا نے کہا کہ تھریس کو اتحادیوں کے اقتدار سے آزاد ہونا چاہیے۔ گو اس میں ایک مہینہ لگ جائیگا۔ اس لئے اتحادیوں کی فوج دریائے میرٹزا کے ساحل پر اور غیر جانبدار علاقہ میں دریا کے بائیں طرف رہے۔ اتحادی جرنلوں نے کہا کہ مجوزہ انتظامی تجاویز کے لئے متعلقہ گورنمنٹوں سے منظوری حاصل کرنا لازمی ہے۔

ایک عزیز کی تلاش

گذارش کمترین کی یہ ہے کہ عرصہ تقریباً ۹ ماہ کے ہوا کہ ایک لڑکا بنام چھجن ولد یاد مسیح سکونت بگھوی۔ گوڑگانوہ مشن سکول میں پڑھتا تھا۔ جب پرنس اوف ویلز دہلی میں تشریف اور ہوئے تھے اُس وقت سے یہ لڑکا بنام چھجن غائب ہے۔ اور اُس کا پتہ نہیں ملتا ہم نے بہت ڈھونڈا لیکن کہیں بھی سراغ نہیں چلتا ہے۔ اس سبب سے سب صاحبان سے عرض کی جاتی ہے کہ برائے مہربانی اگر کسی صاحب کو اس لڑکے کا پتہ ہو تو نور افشاں کے ذریعہ سے اُس کا پتہ تحریر فرمائے۔ بہت مشکور ہونگا

حلیہ۔ رنگ گندمی۔ ماتھے پر جلے کا نشان۔ کچھ آنکھ پر بھی نشان۔ عمر ۹ یا دس برس۔

راقم۔ خاکسار۔ کمترین۔ یاد مسیح۔ سکنہ بگھوی۔ تحصیل پلول۔ ضلع گوڑگانوہ

لارڈ ونڈرٹن شمال مغربی سرحد کیطرف شملہ سے چل پڑے ہیں میڈیم میلبا وائسریگل لاج میں آگئی ہے۔

اشتہار

تھیوڈور جانیتھن ساکن راولپنڈی آپ کو مطلع کیا جاتا ہے کہ آپ کی زوجہ بنام سلومی خدا کے فضل سے حیات ہے اور اس معاملہ کو آپ اور آپ کا خاندان بخوبی جانتا ہے۔

المشتہر

مسٹر سی انچارج سی۔ ایم۔ ایس مشن ہائی سکول

(بقیہ مضمون صفحہ ۱ سے آگے) رہا مسیحیوں کا کثرت الازدواجی کو جائز ٹھہرانا۔ اس کا جواب نہ ہمارے ذمہ ہے نہ مقدس بائبل کے۔ یہ کلیسیائی مختلف انتظامات ایسے نظریات کے ذمہ وار ہیں۔ انہیں سے پوچھنا چاہئے نہ کہ مذہب عیسوی سے۔

ہم کل انبیا کی عزت کرتے ہیں اور آپ کے آنحضرت صلعم کی وقعت بھی ہماری نظروں میں ہے۔ مگر کثیر الازدواجی نبوت کے عہدہ پہ مامور ہونے سے نہیں روکتی ہے اور نہ صرف زیادہ یعنی ۱۱ یا اٹھارہ بی بیاں ہونے سے ہم مسیحی آنحضرت صلعم کو نبوت کے لائق نہیں سمجھتے۔ بلکہ اُن کی عدم ضرورت اور نبوت نہ ہونے کے سبب سے بھی ہم انکو نبی نہیں کہہ سکتے۔ مگر اُن کی عزت از آن کی اس کوشش کی جو عرب بت پرستوں کو واحد خدا کی تعلیم دیتے ہیں۔ اور اُن کو موحد بنا دینے میں اُن کے نہایت مشکور ہیں۔ در انحالیکہ عرب میں یہودیوں اور مسیحیوں سے اُن کے آپس کی خصلتوں اور بدعتوں کے سبب سے یہ کام نہ ہو سکا اور یہی خطرہ مجھے ہندوستان میں نظر آتا ہے کہ چالیس لاکھ میں چالیس ڈیڑھ سے ۰۶ لاکھ اختلاف کے باعث محبت پرست ہندوستان کو نہ صرف موحد کیونکہ شیطان بھی خدا کو ایک ہی کہتا ہے لیکن اس سے کچھ فایدہ نہیں . . .

. . . .

کاشکہ ہم اور ہمارے دیگر اہل قلم مسیحی اس مضمون پہ . . . . متحد الخیال ہو کر . . . . خامہ فرسائی کریں۔

نوٹ۔ یہ آنحضرت صلعم کی حدیث کل مومنیں اخوۃ یعنی سب ایماندار بھائی ہیں کا چربہ ہے۔ اسی نے مسلمانوں کو ہندوستان سے ٹرکی تک ایک کر دیا ہے۔ کاش کہ ہم مسیحی اس چربہ سے آپس میں ہمالہ سے راس کماری تک اور کل ہندوستان میں ایک ہو جائیں۔

مننت

مومنیں بنا سکتے اور نہ گر نہ بھی دوبارہ زمانہ میں جھگڑے ہیں۔

اب ہم یہ دکھانا چاہتے ہیں کہ ہم نہیں اپنے خداوند کے فرمان کے ہوتے ہوئے اس کے خلاف نہ رسولوں کا قول مان سکتے ہیں اور نہ پریسبٹریوں چرچ کمیٹیوں کا نفرنسوں کا۔ ہیں آؤ ہم دیکھیں کہ ہمارا خداوند اس بارہ میں کیا قول فیصل دیتا ہے۔ وہ فرماتا ہے کہ خالق نے انہیں شروع میں ایک ہی مرد اور ایک ہی عورت بنایا اور طلاق کا حکم موسےٰ نے تمہاری سخت دلی کے سبب سے جو قائین کے جو خود اپنے بھائی ہابل کا خونی ٹھہرا ایک نا اہل فرزند یعنی لمک کی طرف سے جس نے سب سے پہلے اس پیدائشی اور خدا کے مقررہ قانون کو توڑا۔ دو جورو ان کیں۔ تم کو اپنی جوروں کو چھوڑ دینے کی اجازت دی نہ کہ حکم دیا پر شروع سے ایسا نہ تھا۔ پس کیا عقل اور الہام دونوں کے خلاف نہیں ہے کہ ہم ایک سے زیادہ جورواں کریں اور پیغمبروں ابرہام۔ داؤد وغیرہ یا کسی مسیحی فرقہ جیسے مارمن کے سنت پر عمل کریں ہرگز نہیں۔

کیدارناتھ مننت سکسینہ از کانپور

دہلی کنونشن

دار الخلافہ دہلی میں تینوں مشنوں کی ایک اتحادی کنونشن تاریخ ۲۰۔ ۲۱۔ ۲۲ اکتوبر ۱۹۲۲ء ہوگی جس میں مسیحیوں اور غیر مسیحیوں کے روحانی فایدے اور ترقی کے واسطے تجربہ کار اور اللہ والے اصحاب مدعو کئے گئے ہیں۔ ان میں سے ایک سادھو سندر سنگھ بھی حاضر ہو کر اپنے مسیحی تجربہ سے لوگوں کو روحانی فایدہ پہنچاوینگے۔ آپ کی مدد کی اشد ضرورت ہے۔ اول۔ آپ خود تشریف لاکر جلسہ کو رونق بخشیں۔ پھر اپنی فیاضی سے کنونشن کے اخراجات میں حصہ لیں اور نیز اپنی دعاؤں سے اس کنونشن کو کامیاب بناویں۔ جو صاحبان تشریف لاویں براے مہربانی مشتہر کو جلدی اطلاع دیں تاکہ رہائش اور آرام کا کافی انتظام کیا جاوے۔

المشتہر

ڈاکٹر اے۔ سی۔ جا شوا۔ سبزی منڈی دہلی۔

اشتہار

ناظرین نور افشاں و جملہ پاسٹران و خادمان دینیہ سے التماس ہے کہ میرے دوست مسٹر پولوس سراج الدین قریشی کی زوجہ بنام ایلس جس کی شادی ۱۹۱۶ء جون یا جولائی میں پادری میکنزی صاحب سی۔ ایم۔ ایس نے سینٹ ٹامس چرچ شملہ میں دی تھی وہ ۱۹۱۹ء کے ۱۰ دسمبر سے آجتک روپوش ہے۔ ہر ممکن کوشش اس کی تلاش میں کی جا چکی ہے۔ اکثر سُنا گیا ہے کہ وہ کسی موٹر ڈرائیور عبد الرحمن نامی کے نکاح میں خود ہی ہو گئی ہے۔ جو کانپور کا رہنے والا ہے اور یہ بھی کہ کوئی بچہ بھی اُس سے پیدا ہونے والا تھا۔ یہ خبر ۱۹۲۰ء میں پائی تھی۔ اب یہ بھی افواہ سننے میں آئی ہے کہ مساۃ مذکورہ کا عرصہ ہوا انتقال ہو گیا ہے۔ مگر کامل طور پر آجتک تحقیق نہ ہوا۔ اس لئے بذریعہ اشتہار التماس ہے کہ اگر کسی کو مساۃ مذکورہ کے حال سے آگاہی ہو تو بذریعہ نور افشاں یا بذریعہ خط بندہ کو بھی آگاہی بخشیں۔ احسان ہوگا۔

المشتہر

کے۔ بی۔ لعل۔ اسسٹنٹ پاسٹر ایم۔ ای چرچ منصوری

اشتہار

ناظرین نور افشاں سے منت کے ساتھ عرض کی جاتی ہے کہ میرا شوہر بنام بھو ولد روڈا عیسائی سکنہ جرمیاں۔ ضلع و تحصیل گورداسپور عرصہ آٹھ سال کا ہو گیا کہ گذشتہ جنگ میں سرکاری ملازمت اُٹھا کر

میدانِ جنگ میں چلا گیا تھا۔ جس کا پتہ نہ مجھ کو اور نہ اُس کے رشتہ داروں کو اب تک لگا اور نہ ہی اُس نے کبھی کوئی خط وغیرہ بھیجا ہے۔ سو عرض ہے اگر کسی صاحب کو اس کا پتہ لگے تو بذریعہ اخبار نورافشان یا خط کے پتہ دیویں۔ بڑی غریب پروری ہوگی۔

آپ کی دُعاگو۔

الیسو زوجہ ابھو سکنہ چک نمبر $\frac{135}{16}$۔ ضلع ملتان تحصیل خانیوال۔ ڈاکخانہ اسٹیشن تمب۔ معرفت پادری اے۔ ڈی۔ جڈ صاحب۔

بیرنگ ہائی سکول بٹالہ

یہ سکول عرصہ دراز سے مسیحی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کے لئے جاری ہے اور شہر سے تقریباً ایک میل باہر ایک پُرفضا اور صحت افزا مقام پر واقع ہے۔ اس کے متعلق ہوادار بورڈنگ ہاؤس۔ خوشنما اور فراخ کھیل کا میدان۔ لڑکوں کے غسل کے لئے ایک خوش وضع تالاب اور عبادت کے لئے گرجا گھر۔ جماعتوں کے لئے موزوں اور کافی کمرے ہیں۔ سکول کے ماسٹر صاحبان لائق اور اعلیٰ تعلیم یافتہ ہیں۔ چند لڑکوں کے داخل ہونے کی گنجایش ہے۔ لہذا اطلاع کیا جاتا ہے۔ داخل ہونے والے طلباء پتہ ذیل پر درخواستیں بھیجیں۔

المشتہر

پرنسپل بیرنگ ہائی سکول بٹالہ

ضلع گورداسپور

نورافشان کی توسیع اشاعت کے لئے نہایت سرگرمی سے کوشش کیجئے۔

مخزنِ مسیحی

یہ رسالہ ہر ماہ کی پہلی اور پندرہ تاریخ کو زبان انگریزی اور رومن اُردو الہ آباد سے شائع ہوتا ہے۔ اس میں کلیسیائی خبریں اور کرسچن ایڈیٹر کے مضامین اور سنڈے سکول کے سبق شائع ہوتے ہیں۔ سالانہ چندہ حسب تنخواہ خریداران ایک روپیہ سے تین روپیہ تک ہے۔ نمونے کا پرچہ پادری سی ایچ بینڈی بی اے ایس سی ایڈیٹر و مینجر مخزن مسیحی فتحگڈھ یو۔ پی سے طلب کر سکتے ہیں۔

کرسچن بک سٹور لودھیانہ

اُردو کی پہلی کتاب	۲	رومن پنجابی پرائمر	۱
" دوسری "	۳	تیوہار۔ اسلام میں مسیح	۱
صحت جسمی بطریق بہتر	۰	ینابیع الاسلام	۳
مسئلہ التخلیق	۶	ویدوں کی اصل	۳
صراط المستقیم	۸	دو سوال	۳

مینجر کرسچن بک سٹور۔ لودھیانہ۔

دستور العمل نورافشان

سالانہ قیمت ہندوستان کے حدود کے اندر　　۳
" غیر ممالک سے　　للعہ
قیمت ہر حالت میں پیشگی لی جائیگی۔

شرح اُجرت اشتہارات

مقدار اشتہار	سہ ماہی	ششماہی	سالتمام
کالم کا ¼ حصہ	ھٔ	۱۲	۲۲
چوتھائی کالم	۱۲	۲۲	۴۰
نصف کالم	۲۲	۴۰	۷۰
پورا کالم	۴۰	۷۰	۱۰۰
پورا صفحہ	۱۰۰	۱۵۰	۲۰۰

۳ ماہ سے کم عرصے کے لئے ہر ایک اندراج فی سطر ۲ لیکن کسی اشتہار کے لئے ۲ سے کم نہ لیا جائیگا۔

کرسچن بوائز بورڈنگ سکول لودھیانہ

۱۸۷۵ء سے قائم ہے

یہ بورڈنگ مسیحی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کے لئے بہت عرصے سے جاری ہے۔

مشن بورڈ نے ابتدائی تعلیم کو اعلیٰ اور مکمل بنانے کی غرض سے پہلی اپریل ۱۹۱۲ء سے لوئر پرائمری کی تین جماعتیں ایک امریکن خاتون کی زیر نگرانی کر دی ہیں۔ اس سے چھوٹے بچوں کی تعلیم کا انتظام بخوبی ہو گیا ہے۔ جو ہائی کے طالب علم برائے حصول تعلیم مشن ہائی سکول میں داخل ہوتے ہیں۔

شرح خرچ خوراک لوئر پرائمری میں فی طالب علم چھ روپیہ اور اپر پرائمری سے ہائی تک سات روپیہ ماہوار ہے۔

کلاس فیس سرکاری کا ½ ہے۔ متفرق اخراجات کے لئے ڈیڑھ روپیہ ماہوار فی طالب علم اور کتابوں کی قیمت اور سٹیشنری اس کے علاوہ ہے۔

اس سکول میں ہر قسم کا فرنیچر مثلاً میز کرسی الماری وغیرہ بھی تیار ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں چرخ کتنا ۱ سے ۲ تک۔ کروکول ۲ سے ۵ تک۔ مزید حالات پرنسپل صاحب سکول ہذا سے دریافت ہو سکتے ہیں۔

مژدہ

مینجر نورافشاں کی طرف سے مشتہر کیا جاتا ہے کہ جو خریدار ایک نیا خریدار نورافشاں بنا کر اُس کا پتہ مینجر کے دفتر میں بھیج دیوے اور ان کے نام پر نورافشاں کم از کم ایک سال کے لئے جاری کرا دیوے تو ایسے خریدار کو ایک ماہ مفت اخبار دیا جائیگا۔

مینجر نورافشان

پادری ڈبلیو۔ جے کلارک صاحب ایم۔ اے مینجر نورافشان ایمپرس روڈ لاہور کے لئے پنجابی پریس لاہور میں باہتمام لالہ دیوان چند صاحب پروپرائٹر چھپا ۔